www.pildat.org

پاکستان میں معیارِ جمہوریت کا وسط مدتی جائزہ

25 مارچ 2008 ۔ 24 ستمبر 2010

خلاصہ

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرنسی

www.pildat.org

پاکستان میں معیارِ جمہوریت کا وسط مدتی جائزہ

25 مارچ 2008 ۔ 24 ستمبر 2010

خلاصہ

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک آزاد، غیر منافع بخش اور غیر جانبدار تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مشن پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کو مضبوط بنانا ہے
پلڈاٹ سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ XXXI آف 1860، پاکستان کے تحت ایک غیر منافع بخش ادارے کے طور پر رجسٹرڈ ہے
کاپی رائٹ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی-پلڈاٹ

تمام جملہ حقوق محفوظ
پاکستان میں اشاعت
اشاعت-ستمبر 2010
ISBN:987-969-558-181-0
اس اشاعت کے کسی بھی حصہ کو پلڈاٹ کے حوالہ کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے

تعاون

Foundation For the Future

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

نمبر7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
ٹیلیفون:345-123-111(51-92+) فیکس:3078-226(51-92+)
E-mail: info@pildat.org; web: www.pildat.org

مندرجات

صفحہ

پیش لفظ

معیار جمہوریت پر ایک مجموعی نظر 07

خلاصہ 09

- قانون کی حکمرانی، حقوق اور شہریت 09
- نمائندہ اور جوابدہ حکومت 10
- سول سوسائٹی اور عوامی شمولیت 11
- ریاست سے باہر جمہوریت 11
- مستقبل کا لائحہ عمل 11

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف۔ جمہوریت کا معیار جانچنے کا فریم ورک 15

ضمیمہ ب۔ ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (Democracy Assessment Group) 20

ضمیمہ ج۔ سکور کارڈ۔ پاکستان میں جمہوریت کے معیار کا وسط مدتی جائزہ 21

پیش لفظ

پاکستان میں جمہوریت کے معیار پر وسط مدتی جائزہ رپورٹ 25مارچ 2008 سے 24ستمبر 2010 کے عرصہ پر مشتمل ہے۔ یہ رپورٹ انٹرنیشنل ڈیمو کریسی اسیسمنٹ فریم ورک (International Democracy Assessment Framework) کی بنیاد پر فروری 2008 میں عام انتخابات کے بعد وجود میں آنے والی جمہوری حکومت کی نصف مدت پوری ہونے پر مختلف پاکستانی شہریوں کے گروپ کے تجزیہ کے نتائج پر تیار کی گئی ہے۔

یہاں پر اس رپورٹ کا مختصر بنیادی خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے جبکہ مکمل رپورٹ بھی شائع کی گئی ہے۔ یہ رپورٹ پلڈاٹ نے انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیمو کریسی اور الیکٹرول اسسٹینس (International Institute of Democracy & Electoral Assistance) کے طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے تیار کی ہے۔ پاکستان میں جمہوریت کو جانچنے کے لئے پہلی بار یہ طریقہ کار استعمال کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر اس طریقہ کار کے مطابق کیا گیا یہ جائزہ ایک بنیاد فراہم کرتا ہے۔ جو کہ بین الاقوامی سطح پر مماثلت کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں جمہوریت کے معیار کو جانچنے کے لئے استعمال کیا گیا یہ فریم ورک جمہوری اصلاحات کو فروغ دینے کے لئے ایک ذریعہ کے طور پر استعمال ہوسکتا ہے۔ اس طریقہ کار کے ذریعے صرف حکومت کا ہی جائزہ نہیں لیا گیا بلکہ پورے معاشرے کا تجزیہ کیا گیا ہے اور یہ دیکھا گیا ہے کہ معاشرہ اور ملک کتنا جمہوری ہے کیونکہ حکومت اسی معاشرہ کا ایک حصہ ہے۔ پلڈاٹ 2002 سے جمہوریت کی صورتحال پر سالانہ رپورٹ تیار کر رہی ہے اس کو یقین ہے کہ فروری 2008 کے عام انتخابات کے ذریعے جمہوریت کی بحالی کے بعد معاشرہ نے اس کو بہتر اور مضبوط بنانے کی یقیناً جدوجہد کی ہوگی۔ یہ سب کی ذمہ داری ہے کہ جمہوریت کامیاب ہو اور اس کے ثمرات نکلیں کیونکہ جمہوریت کی خراب کارکردگی سے عوام میں مایوسی آئے گی اور یہ مایوسی ناکامی کی طرف بڑھے گی یا اس سے جمہوریت پٹری سے اتر جائے گی۔ پاکستان میں جمہوریت کا معیار جانچنے کے لئے پلڈاٹ کی اس کوشش کا مقصد جمہوری عمل کی بہتری ہے۔

معیار جمہوریت کا وسط مدتی سکور کارڈ ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (Democracy Assessment Group) کے ہر رکن کی طرف سے کیئے جانے والے تجزیہ کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔

اظہار تشکر

پلڈاٹ ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (Democracy Assessment Group) کے تعاون اور حمایت کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اگرچہ ہر رکن نے رپورٹ کو مفید بنانے میں اہم کردار ادا کیا تاہم ہم جناب جاوید جبار اور جناب سرل المیڈا کے تعاون اور پورٹ کا جائزہ اور ایڈیٹنگ کرنے پر خاص طور پر مشکور ہیں۔

پلڈاٹ فاؤنڈیشن کے تعاون بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور مستقبل میں بھی اس طرح کے جائزہ کے لئے فاؤنڈیشن کے تعاون کے لئے پرامید ہے۔ اس رپورٹ سے فاؤنڈیشن کا متفق ہونا لازمی نہیں۔

اعلان دستبرداری

پلڈاٹ کی ٹیم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس رپورٹ میں شامل اعداد و شمار اور جائزہ درست ہو اور اگر کوئی غلطی ہوئی ہے تو یہ غیر دانستہ طور پر تصور کی جائے گی۔

اسلام آباد

ستمبر2010

خلاصہ

25مارچ2008 – 24 ستمبر2010

معیار جمہوریت پر ایک مجموعی نظر

موجودہ جمہوری منتخب پارلیمنٹ اور پاکستان کی حکومت کی پانچ سالہ آئینی مدت میں سے نصف مدت سولہ ستمبر اور چوبیس ستمبر 2010 کو مکمل ہوگئی، پلڈاٹ کے زیرانتظام ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (Democracy Assessment Group) نے پاکستان میں جمہوریت کے معیار پر ایک وسط مدتی جائزہ مکمل کیا ہے۔ پہلی بار پاکستان میں جمہوریت کا معیار جانچنے کے لئے بین الاقوامی فریم ورک کو استعمال کیا گیا ہے۔

جائزہ کا فریم ورک

جمہوریت کے معیار کو جانچنے کے لئے فریم ورک ڈیموکریٹک آڈٹ برطانیہ جو (Democratic Audit UK) کہ ایک خود مختار ریسرچ ادارہ ہے کا بنایا ہوا ہے اور اس کی بنیاد دنیا بھر میں موجود جمہوریات کے تجربات پر مبنی ہے۔ یہ طریقہ کار تعلیم، صحافت۔ قانونی پیشہ سے تعلق رکھنے والے ماہرین کی مدد سے تیار کیا گیا ہے، سویڈن کے انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ڈیموکریسی اینڈ الیکٹرول اسسٹینس (International Institute of Democracy and Electrol Assistance) نے اس فریم ورک کو مزید بہتر بنایا ہے۔ یہ فریم ورک چار ستونوں پر مشتمل ہے:

1۔ ریاست۔شہری تعلقات

2۔ نمائندہ اور قابل احتساب حکومت

3۔ سول سوسائٹی اور عوامی شمولیت

4۔ ملک کی جمہوریت پر بیرونی اثر ورسوخ یا ریاست سے باہر جمہوریت

ان ستونوں کو مزید ذیلی ستونوں میں تقسیم کیا گیا اور مجموعی طور پر چار ستونوں کے پندرہ ذیلی ستون ہیں اور ہر ذیلی ستون ایک بنیادی پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے جواب پر ایک (1) سے پانچ (5) تک سکور دیا گیا ہے۔ ایک (1) کم ترین سکور جبکہ پانچ (5) زیادہ سے زیادہ سکور ہے۔ مجموعی طور پر 75 سوالات ہیں اور اس طرح زیادہ سے زیادہ 375 سکور ہے۔ اس فریم ورک میں سب سے زیادہ اہمیت نمائندہ اور قابل احتساب حکومت کے ستون کو حاصل ہے اور یہ مجموعی سکور کا 45% ہے۔ دوسرے نمبر پر ریاست۔شہری تعلقات ہیں جس کا مجموعی سکور 29% ہے جبکہ تیسرے نمبر پر سول سوسائٹی اور عوامی شمولیت ہے جسے 16% سکور ملا۔ ملک کی جمہوریت کا اور اس پر غیر ملکی اثر ورسوخ کے ستون کو 10% سکور ملا۔ فریم ورک کی تفصیلات کو ضمیمہ الف میں پیش کیا گیا ہے۔

پاکستان میں جمہوریت کے معیار پر وسط مدتی جائزہ رپورٹ

سکور دینے کا عمل شروع کرنے سے پہلے 75 سوالات میں سے ہر سوال کیلئے اعداد وشمار جمع کیئے گئے جس کا مقصد ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (DAG) کی طرف سے ہر سوال کو معلوماتی اور علمی بنیاد پر نمبر دینے کا فیصلہ کرنے کے قابل بنانا ہے ،جمع کیئے گئے اعداد وشمار اوران پر ہونے والی سیر حاصل بحث پر مشتمل رپورٹ تیار کی گئی جو کہ حقیقی جائزہ کی بنیاد اور پس منظر بنی۔ یہ رپورٹ جاری کر دی گئی ہے اور اس میں ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ نے پاکستان میں جمہوریت کے معیار کے 75 پہلوؤں کی بنیاد پر نمبرز دیئے ہیں۔ یہ خلاصہ سمری سکور، اہم تجزیہ اور سفارشات پر مشتمل ہے

ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (DAG) اور قومی ورکشاپس

ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ چوبیس (24) ارکان پر مشتمل ہے اور اس میں پاکستان کے تمام صوبوں اور علاقوں سے نمائندگی موجود ہے۔ اس گروپ کی تشکیل کے وقت صوبوں۔ صنف۔ پیشہ۔ زبان اور سیاسی وابستگی کو مدنظر رکھا گیا۔ وسط مدتی جائزہ کو حتمی شکل دینے سے پہلے اس گروپ کے متعدد اجلاس ہوئے۔ ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (DAG) کے جائزہ اور فریم ورک کو قومی سطح کی دو ورکشاپس میں پیش کیا گیا جو کہ تقریباً 50 شرکاء پر مشتمل تھیں اور یہ افراد پاکستان میں زندگی کے مختلف طبقات میں سے لئے گئے تھے۔ قومی ورکشاپس نے جائزہ لے کر ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (Democracy Assessment Group) کے جائزہ کی توثیق کی۔ گروپ میں شمولیت کا طریقہ کار ضمیمہ ب میں بیان کیا گیا ہے۔

جائزہ کے مقاصد

پاکستان میں جمہوریت کے معیار کے جائزہ کا بنیادی مقصد مضبوط پہلوؤں اور کامیابیوں کے ساتھ ساتھ کمزور پہلوؤں کی بھی نشاندہی کرنا ہے تا کہ ان کمزوریوں کو بامقصد اصلاحات کے ذریعے دور کیا جا سکے۔ گروپ (DAG) اور نیشنل ورکشاپس نے پاکستان میں جمہوری نظام کے لئے اصلاحاتی ایجنڈا تجویز کیا تا کہ اس پر وسیع تر بحث اور غور وخوص کیا جا سکے اور متعلقہ انتظامیہ اس پر عمل کر سکے۔ جائزہ فریم ورک کا اگرچہ بڑا حصہ حکومت کی پالیسیوں اور اقدامات پر مشتمل ہے تاہم اسے صرف حکومت کی کارکردگی تک ہی محدود نہیں رکھا گیا۔ جمہوریت کے معیار کے 75 پہلوؤں کا قریب سے جائزہ لیا جائے تو جمہوریت کے معیار کے لئے پورا معاشرہ کی شمولیت نظر آئے گی۔ جائزہ جمہوری عمل میں شہریوں کے کردار کو مضبوط بنانے اور اس کے معیار میں مسلسل بہتری کے لئے جدوجہد کو اجاگر کرتا ہے۔ وسط مدتی جائزہ سے پاکستان میں مستقبل میں بھی جمہوریت کے معیار میں بہتری یا کمی کا جائزہ لینے میں مدد مل سکے گی۔

خلاصہ

جمہوریت کے معیار پر وسط مدتی جائزہ رپورٹ 25 مارچ 2008 سے 24 ستمبر 2010 کے عرصہ کا احاطہ کرتی ہے۔ یہ رپورٹ انٹرنیشنل ڈیموکریسی اسیسمنٹ فریم ورک (International Democracy Assessment Framework) کی بنیاد پر فروری 2008 میں عام انتخابات کے بعد وجود میں آنے والی جمہوری حکومت کی نصف مدت پوری ہونے پر مختلف پاکستانی شہریوں کے گروپ کے تجزیہ کے نتائج پر تیار کی گئی ہے۔ رپورٹ میں پاکستان میں جمہوریت کے معیار کو 45% قرار دیا ہے۔ یہ جائزہ رپورٹ چار ستونوں پر مشتمل ہے جن میں قانون کی حکمرانی، حقوق اور شہریت، نمائندہ اور جواب دہ حکومت، سول سوسائٹی اور متحرک شمولیت اور ریاست سے ہٹ کر جمہوریت شامل ہیں۔ ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ کی مدد کے لئے 75 سوالات پر مبنی ڈیٹا مہیا کیا گیا تاکہ وہ بہتر انداز سے اسکور دے سکیں۔ جائزہ فریم ورک کا اگرچہ بڑا حصہ حکومت کی پالیسیوں اور اقدامات پر مشتمل ہے تاہم اسے صرف حکومت کی کارکردگی تک ہی محدود نہیں رکھا گیا بلکہ جمہوری معاشرے کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

پلڈاٹ کی رپورٹ کے مطابق معیار جمہوریت کو اوسطاً 45% قرار دیا گیا جبکہ مشرف کے دور میں یہ اسکور 40% تھا اور جنوری 2010 میں ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ نے اس کو 48% اسکور دیا۔ اہم ستونوں میں سول سوسائٹی اور متحرک شمولیت کو سب سے زیادہ 53% اسکور دیا گیا جبکہ شہریت، قانون اور حقوق کو 45% نمبر دیئے گئے نمائندہ اور جوابدہ حکومت کو 43% اور ریاست سے ہٹ کر جمہوریت کو 40% اسکور دیا گیا۔ جائزہ کے ذیلی ستونوں میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کو 50%، موثر اور ذمہ دار حکومت کو 38%، فوج پر سول کنٹرول کو 35% اور مسلح افواج پر سول کنٹرول کے موثر ہونے کو 26% نمبر دیئے گئے جو سب سے کم ہیں۔

قانون کی حکمرانی، حقوق اور شہریت

یہ سوال کہ سیاسی اور آئینی اصلاحات کس حد تک بنیادی معاشرتی تفریق میں کمی میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں اس پر جائزہ رپورٹ میں صوبوں کے درمیان دریائے سندھ کے پانی کے استعمال پر اختلافات کے حل پر زور دیا گیا۔ جائزہ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ ''نئے ذخائر کی تعمیر پاکستان کے لئے کئی اعتبار سے اہم ہے جن میں زرعی مقاصد کے لیے پانی کا ذخیرہ کرنا اور سستی بجلی کی پیداوار شامل ہیں''۔

رپورٹ میں ملک کے بعض علاقوں میں قانون کی عملداری کی خراب صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا گیا جن میں فاٹا اور بلوچستان قابل ذکر ہیں۔ فاٹا میں 1901 سے فرنٹیر کرائمز ریگولیشنز (FCR) لاگو ہیں اور یہاں پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ بھی نافذ نہیں کیا گیا۔ بلوچستان میں علیحدگی کی تحریک جاری ہے جس میں نواب اکبر بگٹی کے سیکورٹی اداروں کے ہاتھوں قتل کے بعد سے تیزی آئی ہے۔ قانون کی حکمرانی میں سب سے بڑی رکاوٹ انتظامیہ کی نااہلی اور کمزوری ہے۔ سول انتظامیہ کم استعداد کار کے ساتھ غیر موثر ہوتی جارہی ہے۔ جائزہ میں بیوروکریسی کے سیاست زدہ ہونے کو اس میں سب سے بڑی وجہ قرار دیا گیا۔ رپورٹ میں ورلڈ بنک کی ورلڈ گورننس انڈیکیٹر (World governance indicator) کا حوالہ دیا گیا جس کے مطابق پاکستان میں قانون کی حکمرانی 1996 میں 34.8% سے کم ہوکر 2008 میں 19.1% ہوگئی ہے۔

عدلیہ کی آزادی کے نکتے پر رپورٹ میں کہا گیا کہ حکومت کی طرف سے عدلیہ کے بعض فیصلوں پر عمل درآمد میں تاخیر کے باوجود عدلیہ نے تاریخی فیصلے دیئے اور عدالتیں بے مثال آزادی سے کام کررہی ہیں۔ معاشرے کے بعض طبقات نے عدلیہ کے ضرورت سے زیادہ متحرک ہونے پر پُرتشویش ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ عدلیہ نے بعض اوقات اپنی آئینی حدود سے تجاوز کرکے انتظامیہ اور قانون سازی کے کام میں مداخلت کی ہے۔

عوام کے لیے بنیادی سہولیات زندگی کس حد تک یقینی بنائی گئی ہیں کے سوال پر

رپورٹ میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا کہ پاکستان ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس (Human Development Index) میں دنیا کے 135 ممالک میں سے 101 نمبر پر ہے اور ان 32 ممالک میں شامل ہے جہاں آنے والے سالوں میں خوراک کی بدترین قلت کا سامنا ہونے کا خدشہ ہے۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ تعلیمی بجٹ میں مسلسل کمی کے نتیجے میں سرکاری تعلیمی نظام تباہ ہو سکتا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ قریباً 50% پاکستانی خطِ غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں جن کی روزانہ آمدن دو ڈالر سے بھی کم ہے۔

نمائندہ اور جواب دہ حکومت

تمام شہریوں کو رجسٹریشن اور رائے دہی کے عمل تک رسائی کس حد تک حاصل ہے کے سوال کے جواب میں رپورٹ میں الیکشن کمیشن میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے لیے انتخابی اصلاحات پر زور دیا گیا۔ ان اصلاحات میں انتخابی فہرستوں میں بہتری، امیدواروں کے بارے میں معلومات تک عوام کی رسائی اور سیاستدانوں اور سیاسی جماعتوں کے اثاثوں کی تفصیل فراہم کرنا شامل ہیں۔ انتخابی عمل میں اُمیدوار کی معاشی حیثیت کس حد تک اثر انداز ہوتی ہے اس سوال پر رپورٹ میں کہا گیا کہ انتخابات میں پیسہ بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ سن 03-2002 میں رکن قومی اسمبلی کے اوسط اثاثے 27 ملین سے کچھ کم تھے جو 09-2008 میں بڑھ کر 81 ملین تک پہنچ گئے جو بارہویں اور تیرہویں اسمبلی کے اراکین کے فراہم کردہ اثاثوں میں تین گنا اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ سیاست میں عام شہریوں خاص طور پر پڑھے لکھے افراد کی دلچسپی نہ ہونے کے برابر ہے اور معاشرہ مذہب، ذات، فرقے اور علاقوں میں بٹا ہوا ہے۔

اس سوال پر کہ ممبران اپنی پارٹی پالیسی یا امیدوار کی نامزدگی میں کس حد اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں سیاسی جماعتیں کمزور اداراتی ڈھانچے اور شخصیات کے گرد گھومتی ہیں۔ مقامی سطح کے ممبران کا قومی یا صوبائی اسمبلی کے امیدوار کی نامزدگی میں کردار نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ رپورٹ میں جائزہ لیا گیا کہ ''صوبائی یا قومی سطح پر پارٹی ڈھانچہ کاغذوں میں تو ہوتا ہے لیکن پارٹی لیڈر کی مرضی سے ہی چلتی ہے''۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ پارلیمنٹ میں موجود پارٹیوں میں سوائے ''پی پی پی اور پی ایم ایل کے علاوہ جماعتیں لسانی یا قومیتی تفریق سے باہر نہیں نکل سکیں''۔ رپورٹ میں یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ انتظامیہ پر پارلیمنٹ کی نگرانی بڑھانے اور عوام سے پارلیمنٹ کی مشاورت کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

اس سوال پر کہ عوامی اہمیت کے مسائل منتخب حکومت کس حد تک حل کر سکی ہے جائزے میں کہا گیا کہ حکومت کی سب سے بڑی ناکامی معاشی بدانتظامی ہے اور حکومت معاشی محاذ پر بری طرح ناکام ہوئی ہے۔ رپورٹ میں حکومت کی انتظامی ناکامی کا بھی ذکر کیا گیا۔ یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ ''پاکستان پیپلز پارٹی نے عام انتخابات میں ہر غریب شخص کے لیے روٹی کپڑا اور مکان کا پرانا وعدہ پھر دہرایا اور روزگار، تعلیم، توانائی، ماحول اور برابری کی بنیاد پر تبدیلی کا دعویٰ کیا'' لیکن خوراک اور توانائی کی کمی، مہنگائی، ڈوبتی معیشت اور ان کے نتیجے میں بڑھتی ہوئی غربت حکومت کے لئے دردسر بنی ہوئی ہے۔

عوام کی نظر میں حکومت معاشرے میں موجود مسائل کو کس حد تک حل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے کے سوال پر رپورٹ میں واضح کیا گیا ہے کہ 84% عوام نے موجودہ حالات پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ جنوری 2010 میں گیلپ سروے کے مطابق 62% عوام کو یقین تھا کہ 2010 میں کرپشن مزید بڑھے گی اور دیگر کچھ سروے میں بھی عوام نے پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے خدشات کا اظہار کیا ہے۔

فوج پر جمہوری اور پالیمانی نظم کس حد تک موثر ہے کے جواب میں رپورٹ میں نوٹ کیا گیا کہ فوج ملک کی سب سے طاقتور سیاسی قوت ہے۔ اگرچہ فوج براہ راست اقتدار میں نہیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ فوج طاقت کے استعمال یا سیاسی تبدیلی کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ یہ بھی نوٹ کیا گیا کہ امریکی قیادت میں لڑی جانے والی دہشت گردی کے خلاف جنگ نے فوج کے پوزیشن اور کردار کو مزید مضبوط کیا ہے۔

سول سوسائٹی اور عوامی شمولیت

انتظامیہ سے متعلق میڈیا کی موثر تحقیقاتی رپورٹنگ کے سوال پر رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ میڈیا کی آزادی کا سفر ابھی شروع ہوا ہے اور ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ نے اس رپورٹ میں میڈیا کی آزادی کو62% نمبر دیئے ہیں لیکن میڈیا کو دفاعی امور اور عسکریت پسندی کے خلاف جنگ جیسے امور میں آزادی سے کام کرنے کی اجازت نہیں دی جارہی۔

رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ میڈیا جنس، مزدور طبقے ،مذہب اور معاشی تفریق جیسے معاشرتی رویوں اور مسائل پر بھرپور آگاہی فراہم نہیں کررہا۔ رپورٹ میں حتمی طور پر کہا گیا کہ میڈیا آج پہلے سے کہیں زیادہ آزاد ہے لیکن اس میں کرپشن اور جانبدارانہ رپورٹنگ جیسے امور میں بہتری کی بہت گنجائش موجود ہے۔

شہریوں کی فلاحی اداروں اور سماجی کاموں میں شمولیت کے سوال پر رپورٹ میں جائزہ لیا گیا کہ سول سوسائٹی اداروں کے کام میں حالیہ برسوں میں کافی وسعت دیکھی گئی۔ یہ غیر منافع بخش اور فلاحی ادارے بڑے پیمانے پر عوامی خدمت کررہے ہیں۔ وکلاء تحریک میں شہریوں کا بھرپور کردار سامنے آیا اور اکتوبر2005 کے زلزلے اور اگست 2010 کے سیلاب میں عوام ریلیف اور بحالی کے کاموں میں بڑے پیمانے پر شریک ہوئے۔

ریاست سے باہر جمہوریت

اس سوال پر کہ ملک قومی مفادات یا جمہوری عمل پر بیرونی مداخلت سے کس حد تک آزاد ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ زیادہ تر پاکستانی عالمی قوتوں کی مداخلت کو مضر قرار دیتے ہیں۔ رپورٹ میں نوٹ کیا گیا کہ گزشتہ دو سالوں کے دوران معشیت کا عالمی امداد پر بڑھتے ہوئے انحصار پر تجزیہ کار یہ سوال کررہے ہیں کہ کہیں اس سے ملکی مفادات داؤ پر تو نہیں لگ رہے۔ حکومت کی خارجہ پالیسی اور معاہدوں پر پارلیمنٹ کی زیادہ کڑی نگرانی ہونی چاہیے کیونکہ یہ عام خیال ہے کہ پاکستانی حکومتیں سعودی عرب، امریکا اور برطانیہ جیسی عالمی قوتوں سے خفیہ معاہدے کرلیتی ہیں۔

مستقبل کا لائحہ عمل

ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (DAG) نے گزشتہ اڑھائی سال میں عدلیہ کی بحالی، پارلے منٹ سے18 ویں ترمیم کی متفقہ منظوری، 7ویں قومی فنانس کمیشن ایوارڈ، پبلک اکاونٹس کمیٹی کے فعال کردار، پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں اپوزیشن کے کردار کو تسلیم کرنا، آغاز حقوق بلوچستان پیکج کی منظوری اور گلگت بلتستان ایمپاورمنٹ اور سیلف گورننس آرڈر2009 کی منظوری جیسی جمہوری کامیابیوں کو خراج تحسین پیش کیا تاہم معاشی صورتحال، دہشت گردی، کرپشن اور احتسابی عمل میں تاخیر، سپریم کورٹ اور حکومت کی محاذ آرائی ، کمزور سیاسی جماعتوں اور ان کے اندر جمہوری عمل کی عدم موجودگی، انتظامیہ پر پارلیمنٹ کی موثر نگرانی نہ ہونے، جمہوریت کے ثمرات عام آدمی تک نہ پہنچنے، میڈیا کی ذمہ داریوں اور کردار اور نوجوانوں کی جمہوری عمل میں شراکت جیسے مسائل پر مثبت اور ضروری پیش رفت نہ ہونے پر تشویش کا اظہار کیا۔

رپورٹ میں اس بات پر اتفاق پایا گیا کہ پاکستان کا مستقبل مضبوط اور پائیدار جمہوری نظام سے ہی وابستہ ہے اور موجودہ حالات میں جمہوری عمل میں کسی قسم کی رکاوٹ ملک کو ناقابل تلافی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔

وسط مدتی معیار جمہوریت کے اس جائزہ رپورٹ کا اہم پیغام یہ ہے کہ ملکی تاریخ کے مختلف ادوار کی نسبت اس وقت پاکستان میں جمہوریت کے لئے آئینی اور قانونی اداروں کی صورتحال بہت بہتر ہے لیکن حکومت، قانون کی حکمرانی، احتساب اور سرکاری اداروں کی صورتحال تسلی بخش نہیں جن میں فوری بہتری کی ضرورت ہے۔

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف

جمہوریت کا معیار جانچنے کا فریم ورک

1۔ ریاست، شہری تعلقات: 110 سکور (مجموعی سکور کا 29%)

الف۔ قومیت اور شہریت: 30

i۔ تمام کے لئے شہریت
ii۔ اقلیتوں اور عدم تحفظ کا شکار گروپوں کا تحفظ
iii۔ ریاستی حد بندیوں اور آئینی انتظامات پر اتفاق
iv۔ منقسم معاشرے میں مفاہمت کے لئے آئین کا موثر پن
v۔ آئین میں ترمیم کا غیر جانبدارانہ طریقہ کار
vi۔ حکومت کی طرف سے پناہ گزینوں کے حوالے سے عالمی ذمہ داریوں کا احترام

ب۔ قانون کی حکمرانی اور انصاف تک رسائی: 30

i۔ قانون کی حکمرانی کی صورتحال
ii۔ حکومتی حکام کی طرف سے قانون کی پاسداری، عوامی نمائندوں کی کارکردگی کے حوالے سے قوانین کا شفاف پن
iii۔ عدلیہ کی آزادی
iv۔ شہریوں کی انصاف تک رسائی اور انتظامی بدعنوانیوں کے کیس میں شکایات کا ازالہ
v۔ تعزیراتی نظام اور فوجداری مقدمات میں انصاف کی فراہمی کے عمل کی پاسداری
vi۔ انصاف کے حصول کے لئے شہریوں کا قانونی نظام پر اعتماد

پ۔ سول اور سیاسی حقوق: 20

i۔ طبعی تشدد اور تشدد ہونے کے خوف سے آزادی
ii۔ نقل و حرکت کی آزادی، اظہار رائے کی آزادی، وابستگی اور جلسہ جلوس کرنے کی آزادی اور تمام شہریوں تک آزادی کی رسائی

iii۔ مذہبی، لسانی اور ثقافتی آزادی کا موثر ہونا
iv۔ ہراساں کرنے یا ڈرانے دھمکانے سے انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والوں کو تحفظ کا احساس دلانا

ج۔ اقتصادی اور سماجی حقوق: 30

i۔ سب کی سماجی سکیورٹی تک رسائی
ii۔ خوراک، گھر اور صاف پانی جیسی بنیادی ضروریات کی یقینی فراہمی کا موثر ہونا
iii۔ شہریوں کی صحت کا تحفظ
iv۔ معاسرتی تعلیم سمیت تعلیم کا حق
v۔ تاجر تنظیموں اور انجمنوں کی آزادی
vi۔ مستند حکمرانی کے قوانین اور شفاف پن

2۔ نمائندہ اور جوابدہ حکومت: 170 (مجموعی سکور کا 45%)

الف۔ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات: 30

i۔ عوامی عہدے رکھنے والوں کا انتخاب اور الیکشن کے ذریعے حکومت کی تبدیلی کے امکانات
ii۔ ووٹ بنوانے اور ووٹ ڈالنے کے طریقہ کار کی آزادی
iii۔ سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی منصفانہ رجسٹریشن اور میڈیا و دیگر ذرائع سے ووٹرں تک رسائی
iv۔ الیکشن کے نظام کا منصفانہ پن جس سے قانون ساز ادارہ الیکشن میں عوامی خواہشات کا مظہر ثابت ہو
v۔ قانون ساز ادارہ کا سماجی درجہ بندی کے لحاظ سے نمائندہ ہونا
vi۔ ووٹ ڈالنے کی شرح اور انتخابی نتائج کی قبولیت

ب۔ سیاسی جماعتوں کا جمہوری کردار: 25

i۔ سیاسی جماعتوں کے لئے رکنیت سازی، عوام سے رابطہ کرنے اور مہم چلانے کی آزادی
ii۔ حکومتوں کی تشکیل سازی اور چلانے میں سیاسی نظام کا موثر ہونا

iii۔ارکان کے پارٹی پالیسی اور امیدواروں کا فیصلہ کرنے میں اثر ورسوخ کا موثر ہونا

iv۔پارٹیوں کو اپنے مالی وسائل کے حصول کے لئے مفاد پرست گروپ سے بچنے کی آزادی

v۔پارٹیوں میں مذہبی، ثقافتی اور لسانی جماعتوں پر نمائندگی

پ۔ مؤثر اور ذمہ دار حکومت: 30

i۔حکومت کا عوام کی زندگی سے متعلق اہم امور پر اثر اور کنٹرول

ii۔منتخب حکام کا انتظامیہ پر موثر اور جوابدہ اختیار

iii۔حکومت کا اپنی پالیسیوں اور مجوزہ قانون سازی پر عوام سے مشاورت کا آزاد اور منظّم طریقہ کار

iv۔پبلک سروسز کی ساکھ اور صارفین تک رسائی، سروسز خدمات کی فراہمی پر صارفین سے مشاورتی عمل

v۔اطلاعات کے حصول کے حق کا موثر اور مربوط ہونا

vi۔عوام کا معاشرہ کو درپیش مسائل کے حل کے لئے حکومتی صلاحیتوں پر اعتماد اور ان مسائل کو حل کرانے کے لئے عوام کی اپنی صلاحیت

ج۔ جمہوری اور مؤثر پارلیمنٹ: 40

i۔پارلیمنٹ کی آزادی اور ارکان کو اظہار رائے کی آزادی

ii۔پارلیمنٹ کے قانون سازی کے اختیار کا مؤثر اور وسیع ہونا

iii۔انتظامیہ کی نگرانی کے لئے پارلیمنٹ کے اختیارات کا موثر اور وسیع ہونا

iv۔ٹیکس اور سرکاری اخراجات کی نگرانی اور منظوری کے طریقہ کار کا موثر ہونا

v۔پارلیمنٹ کے اندر پارٹیوں کو خود کو منظّم کرنے اور کام کرنے کی آزادی

vi۔پارلیمنٹ کے اپنے دائرکار میں رہتے ہوئے تمام امور پر عوام اور متعلقہ گروہ سے مشاورت کے طریقہ کار کا مؤثر ہونا

vii۔ارکان پارلیمنٹ کی اپنے حلقوں تک رسائی

viii۔عوامی تشویش کے امور پر پارلیمنٹ کا ایک مباحثہ فورم کی حیثیت کے طور پر مؤثر ہونا

د۔ فوج اور پولیس پر عوامی اختیار: 20

i۔مسلح افواج پر مؤثر عوامی اختیار اور فوجی مداخلت کے بغیر سیاسی زندگی کی آزادی

ii۔پولیس اور سکیورٹی ادارے کی اپنے فرائض پر جوابدہی

iii۔ مسلح افواج اور پولیس میں معاشرے کے تمام سماجی عناصر کی شمولیت

iv۔ ملک کو نیم فوجی یونٹوں، نجی آرمی، وارلارڈز اور جرائم مافیا سے آزادی دلانا

چ۔ عوامی عہدوں پر تعینات افراد کی ساکھ: 25

i۔ عوامی عہدہ اور اس پر تعینات شخص کے مفادات کو الگ رکھنے کا موثر پن

ii۔ عوامی عہدہ رکھنے والوں اور عوام کو رشوت سے بچانے کے انتظامات کا موثر ہونا

iii۔ انتخابات میں اخراجات سے متعلق قوانین اور طریقہ کار کا موثر ہونا تاکہ امیدوار اور منتخب نمائندوں کے حمایتی مفاد پرست گروہوں سے بچ سکیں

iv۔ سرکاری پالیسی پر طاقتور اداروں اور کاروباری مفادات کے اثر ورسوخ کو روکنے کے عمل کا موثر ہونا اور اداروں اور کاروبار کو بدعنوانی اور غیر ملکی اثر سے بچانا

v۔ عوامی عہدوں پر تعینات افراد کی دیانت داری پر عوامی اعتماد اور عوامی خدمات کا بدعنوانی سے پاک ہونا

3۔ سول سوسائٹی اور عوامی شمولیت: 60 (مجموعی سکور کا 16%)

الف۔ جمہوری معاشرے میں میڈیا: 25

i۔ حکومت۔ غیر ملکی حکومتوں، بین الاقوامی کمپنیوں اور ان کے کئی کئی عہدے رکھنے والے مالکان سے میڈیا کو آزاد رکھنا

ii۔ مختلف عوامی رائے رکھنے والے میڈیا کے نمائندے اور ان کی معاشرے کے مختلف طبقوں تک رسائی

iii۔ حکومت اور طاقتور اداروں کی چھان بین میں میڈیا اور مختلف خود مختار اداروں کا موثر ہونا

iv۔ حراساں اور دھمکانے والے قوانین سے صحافیوں کو تحفظ فراہم کرنا

v۔ شہریوں کو میڈیا کی مداخلت اور حراساں کرنے سے تحفظ فراہم کرنا

ب۔ سیاسی شمولیت: 20

i۔ رضا کار تنظیموں، شہری گروپوں، سماجی تحریکوں کے دائرکار میں توسیع اور ان کو انتظامی امور چلانے میں آزادی

ii۔ رضا کار تنظیموں اور دوسری رضا کارنہ عوامی سرگرمیوں میں شہریوں کی شرکت میں وسعت

iii۔ سیاسی اور عوامی عہدوں میں ہر سطح پر خواتین کی شرکت

iv۔ عوامی عہدے تک تمام سماجی گروپ کی مساوی طور پر رسائی اور ان عہدوں پر ان کی منصفانہ نمائندگی

پ۔ اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی (مرکزیت کا خاتمہ): 15

i۔ قومی حکومت کے ماتحت مقامی حکومتوں کی آزادی اور فرائض کی ادائیگی میں ان کے اختیارات اور وسائل کی دستیابی

ii۔ مقامی حکومتوں کے آزادانہ اور منصفانہ انتخابات، احتساب اور جوابدہ ہونے کے ساتھ ساتھ عوام کی ان تک رسائی

iii۔ حکومت کا سہولیات کی فراہمی اور پالیسیوں پر عمل کے لئے مقامی حکومتوں سے تعاون

4۔ ریاست سے باہر جمہوریت : 35 (مجموعی سکور کا 10%)

الف۔ جمہوریت پر غیر ملکی اثر و رسوخ : 15

i۔ ملک کی بیرونی دباؤ سے آزادی جو کہ جمہوری عمل یا قومی مفادات کو کمزور کرنے یا سمجھوتہ کا باعث بنتا ہے

ii۔ حکومت کا ان دوطرفہ، علاقائی یا بین الاقوامی تنظیموں پر مساوی اثر و رسوخ جن کے فیصلے ملک پر اثر انداز ہوتے ہیں

iii۔ بین الاقوامی تنظیموں سے کئے گئے وعدوں پر مذاکرات کرنے کی حکومتی صلاحیت پر عوامی بحث اور قانونی نگرانی کا موثر ہونا

ب۔ ملکی جمہوریت کے بیرونی دنیا پر اثرات : 20

i۔ بیرونی دنیا میں حکومت کی انسانی حقوق اور جمہوریت کے تحفظ اور حمایت کے لئے کوششیں

ii۔ حکومت کی طرف سے اقوام متحدہ، بین الاقوامی تعاون کے اداروں کی حمایت اور بین الاقوامی قوانین کا احترام

iii۔ بین الاقوامی ترقی میں حکومتی تعاون کا تسلسل اور وسعت

iv۔ حکومت کی بین الاقوامی پالیسی پر پارلیمنٹ کی نگرانی اور عوامی اثر و رسوخ کا موثر ہونا

مجموعی سکور 375

ضمیمہ ب۔

ڈیموکریسی اسیسمنٹ گروپ (DAG)

ڈیموکریسی ایسسمنٹ گروپ کے نام حروف تہجی کے اعتبار سے سیریل نمبر ایک سے بائیس تک لکھے گئے ہیں

نمبر	نام	پیشہ	علاقہ	سیاسی وابستگی	صنف
1	سرل المیڈا	صحافت	سندھ	کوئی نہیں	مرد
2	غازی صلاح الدین	صحافت	سندھ	کوئی نہیں	مرد
3	حسن عسکری رضوی	تحقیق	پنجاب	کوئی نہیں	مرد
4	اعجاز شفیع گیلانی	تحقیق	سندھ	کوئی نہیں	مرد
5	الٰہی بخش سومرو	سیاست	سندھ	پاکستان مسلم لیگ ن	مرد
6	جاوید حفیظ	سابق حکومت	پنجاب	کوئی نہیں	مرد
7	جاوید جبار	میڈیا۔ سابق حکومت	سندھ	کوئی نہیں	مرد
8	خالدہ غوث	تحقیق	سندھ	کوئی نہیں	خاتون
9	میر حاصل خان بزنجو	سیاست	بلوچستان	نیشنل پارٹی	مرد
10	محمد وسیم	تعلیم	پنجاب	کوئی نہیں	مرد
11	معین الدین حیدر	سابقہ فوج/ حکومت	سندھ	کوئی نہیں	مرد
12	مجیب الرحمان شامی	میڈیا	پنجاب	کوئی نہیں	مرد
13	نسیم زہرا	میڈیا	پنجاب	کوئی نہیں	مرد
14	عمر خان آفریدی	سابق حکومت	خیبر پختونخوا	کوئی نہیں	مرد
15	پرویز حسن	قانون	پنجاب	پاکستان تحریک انصاف	مرد
16	سید اکبر زیدی	تحقیق/ تعلیم	سندھ	کوئی نہیں	مرد
17	سردار خالد ابراہیم	سیاست	آزاد جموں و کشمیر	جموں کشمیر پیپلز پارٹی	مرد
18	سرتاج عزیز	سابق حکومت	خیبر پختونخوا	پاکستان مسلم لیگ ن	مرد
19	شاہد حامد	قانون، سابق حکومت	پنجاب	کوئی نہیں	مرد
20	شیری رحمان	سیاست، سابق حکومت	سندھ	پاکستان پیپلز پارٹی	خاتون
21	طلعت مسعود	تجزیہ نگار، سابق حکومت	اسلام آباد	کوئی نہیں	مرد
22	وزیر احمد جوگیزئی	سیاست	بلوچستان	پاکستان پیپلز پارٹی	مرد
23	احمد بلال محبوب	تحقیق اور تجزیہ نگار	پنجاب	کوئی نہیں	مرد
24	آسیہ ریاض	تحقیق اور تجزیہ نگار	پنجاب	کوئی نہیں	خاتون

ضمیمہ ج۔

سکورکارڈ۔ پاکستان میں جمہوریت کے معیار کا وسط مدتی جائزہ

نمبر	جائزہ کے قواعد اور ذیلی شعبہ جات	زیادہ سے زیادسکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور%
1	**شہریت، قانون اور انسانی حقوق**	**110**	**50**	**46**
1.1	**قومیت اور شہریت**	**30**	**16**	**54**
	بنیادی سوال۔ کیا بلاامتیاز عام شہریت سے متعلق کوئی سرکاری سمجھوتہ موجود ہے؟			
1.1.1	ملک میں رہنے والے سیاست میں کس حد تک دلچسپی لیتے ہیں	5	3	51
1.1.2	ثقافتی تقسیم کو کس حد تک تسلیم کیا جاتا ہے اور کس حد تک اقلیتیں اور سماجی گروہوں کو تحفظ حاصل ہے؟	5	2	40
1.1.3	ریاستی حد بندیوں اور آئینی اختیارات میں کس حد تک مفاہمت پائی جاتی ہے؟	5	3	61
1.1.4	معاشرے کے بڑے طبقہ کو اعتدال پسند اور مفاہمت پرست بنانے کے لئے آئینی اور سیاسی اقدامات کس حد تک موثر ہیں؟	5	3	56
1.1.5	آئین میں ترمیم کا طریقہ کار کس قدر غیر جانبدار اور موثر ہے؟	5	3	62
1.1.6	حکومت پناہ حاصل کرنے والوں اور مہاجروں سے سلوک میں کس حد تک اپنی بین الاقوامی ذمہ داریاں پوری کرتی ہے اور حکومت کی امیگریشن پالیسی (Immigration Policy) کس قدر بلاامتیاز ہے؟	5	3	58
1.2	**قانون کی حکمرانی اور انصاف تک رسائی**	**30**	**13**	**43**
	بنیادی سوال۔ کیا بلاامتیاز شہریت سے متعلق کوئی سرکاری معاہدہ موجود ہے؟			
1.2.1	ملک بھر میں قانون کی حکمرانی کس حد تک موثر ہے؟	5	2	33
1.2.2	عوامی نمائندے فرائض کی ادائیگی میں کس حد تک قانون کی پاسداری کرتے ہیں اور قوانین کتنے شفاف ہیں؟	5	2	39
1.2.3	عدالتیں اور عدلیہ کس حد تک انتظامیہ سے الگ ہیں اور یہ کس حد تک ہر قسم کی مداخلت سے محفوظ ہیں؟	5	3	60
1.2.4	شہریوں کو کسی بدانتظامی کے خلاف انصاف کے عمل تک رسائی اور مسائل کے حل کے مواقع کس حد تک حاصل ہیں؟	5	2	43
1.2.5	فوجداری اور تعزیرات کے نظام میں مساوات اور غیر جانبداری کی کس حد تک پاسداری کی جاتی ہے؟	5	2	40

خلاصہ

25 مارچ 2008 – 24 ستمبر 2010

نمبر	جائزہ کے قواعد اور ذیلی شعبہ جات	زیادہ سے زیاد سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور%
1.2..6	عوام کا منصفانہ اور موثر انصاف کے حصول کے لئے قانونی نظام پر کس حد تک اعتماد ہے؟	5	2	40
1.3	**سول اور سیاسی حقوق**	**20**	**9**	**47**
	بنیادی سوال۔ کیا سب کو سول اور سیاسی حقوق مساوی طور پر حاصل ہیں؟			
1.3.1	لوگ جسمانی تشدد یا جسمانی تشدد ہونے کے خوف سے کس حد تک خود کو محفوظ سمجھتے ہیں؟	5	2	34
1.3.2	نقل و حرکت، اظہار رائے، وابستگی اور تنظیم سازی کی آزادی کس حد تک مساوی اور موثر ہے؟	5	3	56
1.3.3	شہریوں کو اپنے مذہب، زبان اور ثقافت پر عمل کرنے کی آزادی کس حد تک محفوظ ہے؟	5	2	48
1.3.4	**انسانی حقوق کے لئے کام کرنے والے افراد اور گروہ خوف زدہ کیے جانے سے کس حد تک محفوظ ہیں؟**	5	2	48
1.4	**اقتصادی اور سماجی حقوق**	**30**	**12**	**40**
	بنیادی سوال۔ تمام افراد کو کیا مساوی طور پر معاشی اور سماجی حقوق حاصل ہیں؟			
1.4.1	تمام شہریوں کو بلا امتیاز روزگار تک رسائی یا سماجی تحفظ کس حد تک حاصل ہے؟	5	2	39
1.4.2	مناسب غذا، رہائش اور صاف پانی کی سہولیات سمیت بنیادی ضروریات زندگی تک رسائی کس حد تک موثر ہے؟	5	2	31
1.4.3	عوام کو زندگی کے ہر مرحلے پر کس حد تک صحت کی سہولیات میسر ہیں؟	5	2	33
1.4.4	شہریوں کو تعلیم سمیت علم کے حصول کا حق کس حد تک موثر ہے؟	5	2	41
1.4.5	مزدور اور دوسری مزدور تنظیمیں خود کو منظم اور ورکروں کے مفاد کے تحفظ میں کس حد تک آزاد ہیں؟	5	2	49
1.4.6	مستند حکمرانی کے قوانین کتنے موثر اور شفاف ہیں اور اداروں کا عوامی مفاد میں کردار کس حد تک موثر ہے؟	5	2	48
2	**نمائندہ اور جوابدہ حکومت**	**170**	**75**	**43**
2.1	**آزاد اور منصفانہ انتخابات**	**30**	**15**	**50**
	بنیادی سوال۔ کیا انتخابات سے عوام حکومت اور پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کا اختیار رکھتے ہیں؟			
2.1.1	عوامی اور قانونی عہدوں پر تقرریاں انتخابات کے ذریعے کس حد تک ہوتی ہیں نیز انتخابات حکومتی جماعتوں اور افراد کی تبدیلی کے لئے کس حد تک اثر انداز ہوتے ہیں؟	5	3	51

نمبر	جائزہ کے قواعد اور ذیلی شعبہ جات	زیادہ سے زیادسکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور%
2.1.2	شہریوں کی ووٹ بنوانے اور ڈالنے کے نظام میں شمولیت اور رسائی کس حد تک ہے اور نظام حکومت اور پارٹی کنٹرول سے کتنا آزاد ہے؟	5		53
2.1.3	امیدواروں اور جماعتوں کی رجسٹریشن کا طریقہ کار کتنا منصفانہ اور میڈیا اور دوسرے ذرائع سے وہ ووٹروں سے رابطہ رکھنے کے لئے کس قدر آزاد ہیں؟	5	3	56
2.1.4	انتخابی اور سیاسی نظام ووٹر کو اپنی مرضی کے امیدوار کو منتخب کرنے میں کتنا موثر ہے۔ ووٹوں کی مساوی گنتی، انتظامیہ کی تشکیل اور پارلیمنٹ میں پسندیدہ امیدوار منتخب کرانے میں یہ نظام کس حد تک موثر ہیں؟	5	3	51
2.1.5	قانون ساز ادارہ کس حد تک ووٹروں کا سماجی لحاظ سے نمائندہ ہے؟	5	2	42
2.1.6	ووٹ ڈالنے کی شرح کیا ہے اور ملک کے اندر اور باہر کس حد تک سیاسی قوتیں ان انتخابات کے نتائج کو تسلیم کرتی ہیں؟	5	3	50
2.2	**سیاسی جماعتوں کا جمہوری کردار**	**25**	**13**	**51**
	بنیادی سوال۔ کیا جماعتی نظام جمہوریت کے قابل عمل ہونے میں معاون ہے؟			
2.2..1	جماعتیں رکنیت سازی اور عہدوں پر انتخاب کے لئے مہم چلانے میں عوام سے رابطہ کرنے میں کس حد تک آزاد ہیں؟	5	3	63
2.2.2	حکومتوں کو اقتدار میں آنے اور تسلسل برقرار رکھنے میں پارٹی نظام کتنا موثر ہے؟	5	3	56
2.2.3	رکنیت سازی میں جماعتیں کس حد تک موثر ہیں؟ اور ارکان پارٹی پالیسی اور امیدوار کے انتخاب میں کس قدر اثر انداز ہو سکتے ہیں؟	5	3	59
2.2.4	جماعتوں کا مالیاتی نظام مخصوص مفادات رکھنے والوں سے بچانے میں کس حد تک موثر ہے؟	5	2	40
2.2.5	جماعتوں کو مذہبی اور لسانی گروہوں کی کس حد تک حمایت حاصل ہے؟	5	3	56
2.3	**موثر اور جوابدہ حکومت**	**30**	**11**	**38**
	بنیادی سوال۔ کیا حکومت عوام کی خدمت کرنے اور ان کے خدشات پر جوابدہ ہے؟			
2.3.1	حکومت عوام کی زندگی کے تحفظ سے تعلق رکھنے والے امور پر اثر انداز ہونے یا ان کو کنٹرول کرنے اور اس حوالے سے کس قدر باخبر، منظم اور وسائل رکھتی ہے؟	5	2	36
2.3.2	منتخب لیڈروں اور وزیروں کا اپنے انتظامی عملہ اور دوسرے انتظامی اداروں پر کنٹرول کس حد تک موثر اور سکروٹنی کے لئے آزاد ہے؟	5	2	44

نمبر	جائزہ کے قواعد اور ذیلی شعبہ جات	زیادہ سے زیادہ سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور%
2.3.3	حکومتی پالیسیوں پر عوام سے مشاورت کا طریقہ کار کتنا منظم اور آزاد ہے، متعلقہ افراد کی حکوت تک رسائی کس حد تک ہے؟	5	2	39
2.3.4	سرکاری سہولتوں تک عوام کی کس حد تک رسائی ہے اور یہ کتنی قابل اعتبار ہے؟ اور خدمات کی فراہمی کے حوالے سے صارفین سے مشاورتی عمل کتنا منظم ہے؟	5	2	34
2.3.5	آئین یا دوسرے قوانین کے تحت شہریوں کو سرکاری معلومات تک کتنی جامع رسائی حاصل ہے؟	5	2	43
2.3.6	عوام معاشرتی مسائل حل کرنے کی حکومتی صلاحیت پر کتنا اعتماد رکھتے ہیں اور کس حد تک اس پر اثر انداز ہو سکتے ہیں؟	5	2	31
2.4	**پارلیمنٹ کا جمہوری طور پر موثر ہونا**	**40**	**20**	**50**
	بنیادی سوال۔کیا پارلیمنٹ یا قانون ساز ادارہ جمہوری عمل میں موثر طور پر شریک ہوتا ہے؟			
2.4.1	پارلیمنٹ یا قانون ساز ادارہ انتظامیہ سے جبکہ ارکان اپنی رائے کے اظہار میں کس حد تک آزاد ہیں؟	5	3	54
2.4.2	قانون ساز ادارہ کا قوانین بنانے، ترمیم یا بدلنے کا اختیار کس حد تک مؤثر اور وسعت رکھتا ہے؟	5	3	61
2.4.3	قانون ساز ادارہ انتظامیہ کی نگرانی اور احتساب میں کس حد تک مؤثر اور وسعت رکھتا ہے؟	5	2	44
2.4.4	سرکاری اخراجات اور ٹیکسوں کی نگرانی اور منظوری کا طریقہ کار کتنا موثر ہے؟	5	2	38
2.4.5	تمام جماعتیں اور گروپ پارلیمنٹ یا قانون ساز ادارے کے اندر خود کو منظم کرنے اور موثر شرکت میں کس حد تک آزاد ہیں؟	5	3	56
2.4.6	پارلیمنٹ یا قانون ساز ادارہ امور کی انجام دہی میں عوام یا دوسرے گروہوں سے مشاورت کے طریقہ کار میں کس قدر وسعت رکھتا ہے؟	5	2	42
2.4.7	نمائندوں کی اپنے حلقوں میں کس حد تک رسائی ہے؟	5	3	60
2.4.8	پارلیمنٹ یا قانون ساز ادارہ عوامی تشویش کے مسائل پر مباحثہ کیلئے کس حد تک ایک مؤثر فورم ہے؟	5	2	48
2.5	**فوج اور پولیس پر عوامی کنٹرول**	**20**	**7**	**35**
	بنیادی سوال۔کیا فوج اور پولیس فورس عوامی کنٹرول میں ہے			
2.5.1	مسلح افواج پر عوامی کنٹرول کتنا موثر ہے اور سیاست میں فوجی مداخلت کس حد تک ہے؟	5	1	26
2.5.2	پولیس اور سیکیورٹی سروسز اپنے فرائض کی انجام دہی میں عوام کو کتنا جوابدہ ہیں؟	5	2	33
2.5.3	کیا فوج، پولیس اور سیکیورٹی سروسز میں معاشرے کے تمام طبقوں کی مناسب نمائندگی ہے؟	5	3	51
2.5.4	ملک نیم فوجی یونٹوں، نجی آرمیز، وارلارڈز اور کرائم مافیا سے کس حد تک آزاد ہے؟	5	2	33

نمبر	جائزہ کے قواعد اور ذیلی شعبہ جات	زیادہ سے زیادہ سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور%
2.6	**دیانتدارانہ عوامی رہن سہن**	**25**	**8**	**34**
	بنیادی سوال۔ کیا عوامی رہن سہن میں دیانتداری پائی جاتی ہے؟			
2.6.1	سرکاری/عوامی عہدیدار کے ذاتی، کاروباری اور گھریلو مفادات اس کے عہدے سے کس حد تک الگ ہیں؟	5	2	36
2.6.2	عوام اور عوامی نمائندوں کو رشوت لینے سے روکنے کے قوانین کس حد تک موثر ہیں؟	5	2	33
2.6.3	امیدواروں یا منتخب نمائندوں کے انتخابی اخراجات کو کنٹرول کرنے اور انہیں سرمایہ خرچ کرنے والوں کے اثر ورسوخ سے بچانے کے قوانین کس حد تک موثر ہیں؟	5	2	36
2.6.4	بااثر اداروں اور مفاد پرستوں کی طرف سے سرکاری امور پر اثرات کو کس حد تک کنٹرول کیا جاسکتا ہے تارکینِ وطن سے متعلق پالیسی سمیت تمام امور کس حد تک بدعنوانی سے پاک ہیں؟	5	2	37
2.6.5	عوام کو عوامی عہدیداروں اور ان کی خدمات کی شفافیت پر کتنا اعتماد ہے؟	5	1	28
3	**سول سوسائٹی اور عوامی شمولیت**	**60**	**32**	**53**
3.1	**ایک جمہوری معاشرے میں میڈیا**	**25**	**15**	**58**
	بنیادی سوال۔ کیا میڈیا جمہوری اقدار کے تسلسل کے لئے کردار ادا کرتا ہے؟			
3.1.1	میڈیا حکومتی اثر سے کس حد تک آزاد اور معاشرے کے تمام طبقہ فکر کا کس حد تک نمائندہ ہے؟ نیز وہ غیر ملکی حکومتوں اور بین الاقوامی کمپنیوں کے اثر سے کس حد تک محفوظ ہے؟	5	3	62
3.1.2	میڈیا عوام کا کس حد تک نمائندہ ہے اور معاشرے کے مختلف طبقات تک اس کی رسائی کتنی ہے؟	5	3	67
3.1.3	سرکاری اور بااثر اداروں کی تحقیقات میں میڈیا اور دوسرے اداروں کا کردار کس قدر موثر ہے؟	5	3	62
3.1.4	صحافی حراساں، مداخلت اور پابندی لگنے سے متعلق قوانین سے کس حد تک محفوظ ہیں؟	5	2	48
3.1.5	عام شہری میڈیا کی طرف سے مداخلت اور حراساں کرنے سے کس حد تک محفوظ ہیں؟	5	3	52
3.2	**سیاسی شمولیت**	**20**	**10**	**52**
	بنیادی سوال۔ کیا عوامی رہن سہن میں شہریوں کی بھرپور شرکت ہوتی ہے؟			
3.2.1	رضا کارانہ انجمنوں، شہری گروہوں، سماجی تحریکیں وغیرہ کتنی وسعت رکھتی ہیں اور وہ حکومتی اثر ورسوخ سے کس حد تک آزاد ہیں؟	5	3	63
3.2.2	رضا کار انجمنوں، تنظیموں اور دوسری عوامی رضا کارانہ سرگرمیوں میں شہریوں کا کس حد تک موثر کردار ہے؟	5	3	53

نمبر	جائزہ کے قواعد اور ذیلی شعبہ جات	زیادہ سے زیادہ سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور%
3.2.3	خواتین کی ہر سطح پر سیاست میں شمولیت اور عوامی عہدوں پر نمائندگی کس حد تک ہے؟	5	2	49
3.2.4	عوامی عہدوں تک تمام سماجی گروہوں کو کتنی مساوی نمائندگی حاصل ہے۔	5	2	42
3.3	**اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی (مرکزیت کا خاتمہ)**	**15**	**7**	**47**
	بنیادی سوال۔ کیا عوام سے متعلقہ فیصلے حکومتی سطح پر کیئے جاتے ہیں؟			
3.3.1	وفاق کے ریاستی ستون اپنے امور کی انجام دہی میں کس قدر آزاد، بااختیار اور وسائل رکھتے ہیں؟	5	3	53
3.3.2	حکومت کے ذیلی ادارے آزادانہ انتخابات کرانے اور جوابدہی کا موثر نظام بنانے میں کس حد تک آزاد ہیں؟	5	2	48
3.3.3	حکومت پالیسیوں کی تیاری اور خدمات کی فراہمی میں کس حد تک مقامی سطح پر متعلقہ اتحادیوں، انجمنوں اور برادریوں سے تعاون کرتی ہے؟	5	2	41
4	**ریاست سے باہر جمہوریت**	**35**	**15**	**43**
4.1	**ملکی جمہوریت پر بیرونی اثرات**	**15**	**6**	**40**
	بنیادی سوال۔ کیا ملکی جمہوریت پر بیرونی اثرات وسیع تر قومی مفاد میں ہیں؟			
4.1.1	ملک ان اثرات سے کتنا محفوظ ہے جن سے قومی مفاد اور جمہوری عمل کو نقصان کا اندیشہ ہو؟	5	2	35
4.1.2	حکومت کا دوطرفہ، علاقائی اور بین الاقوامی تنظیموں کے فیصلہ سازی کے امور پر اثر رسوخ کس حد تک مساوی ہے؟	5	2	41
4.1.3	حکومت بین الاقوامی تنظیموں کی پارلیمانی نگرانی اور عام بحث کے تناظر میں ان سے مذاکرات اور معاہدے کرنے میں کس حد تک موثر ہے؟	5	2	32
4.2	**ملکی جمہوریت کے بیرونی دنیا پر اثرات**	**20**	**9**	**45**
	بنیادی سوال۔ کیا ملکی بین الاقوامی پالیساں عالمی جمہوریت کو مضبوط کرنے میں کارگر ہیں؟			
4.2.1	حکومت بیرون ملک میں جمہوریت اور انسانی حقوق کے تحفظ اور حمایت میں کس قدر شراکت رکھتی ہے۔؟	5	2	42

نمبر	جائزہ کے قواعد اور ذیلی شعبہ جات	زیادہ سے زیاد سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور	ڈیموکریسی گروپ کی طرف سے دیا گیا سکور%
4.2.2	حکومت کا اقوام متحدہ اور بین الاقوامی تعاون کی ایجنسیوں کے ساتھ اشتراک کیسا ہے اور وہ بین الاقوامی قانون کا کس حد تک احترام کرتی ہے؟	5	3	54
4.2.3	حکومت بین الاقوامی سطح پر امدادی سرگرمیوں میں کس حد تک اپنا کردار ادا کر رہی ہے؟	5	2	48
4.2.4	پارلیمنٹ کا حکومت کی بین الاقوامی خارجہ پالیسی کے تجزیہ اور بحث کرنے میں کردار کس حد تک موثر ہے؟	5	2	34
	مجموعی سکور	**375**	**172**	**45**

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی
نمبر7، 9thایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان
ٹیلیفون: (+92-51) 111-123-345 فیکس: (+92-51) 226-3078
E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org